جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد عامر گزدر

میرا اور میرے خلفاے راشدین کا طریقہ

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ:[۱] صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ [ذَاتَ يَوْمٍ]،[۲] ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً، ذَرَفَتْ لَهَا الْأَعْيُنُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، قُلْنَا أَوْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَأَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَأَوْصِنَا. قَالَ: [”قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِيْ إِلَّا هَالِكٌ]،[۳] أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ [لِمَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ أَمْرَكُمْ]،[۴] وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا [مُجَدَّعًا]،[۵] [فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ، حَيْثُمَا قِيْدَ انْقَادَ]،[۶] فَإِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى بَعْدِيْ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ،[۷] [تَمَسَّكُوْا بِهَا]،[۸] وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ“.

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ایسا موثر وعظ فرمایا کہ اُس سے آنکھیں بہ نکلیں اور

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

دل کانپ اٹھے۔ ہم نے یا بیان کیا کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، یہ تو گویا کسی رخصت ہونے والے کا وعظ ہے، لہٰذا ہمیں وصیت کیجیے۔ آپ نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو ایسی روشن اور واضح ہدایت پر چھوڑا ہے کہ اُس کی رات بھی دن کی طرح ہے۔[1] اُس سے میرے بعد وہی انحراف کرے گا جس کے لیے ہلاکت مقدر ہو چکی ہو۔[2] میں تمھیں اللہ سے ڈرتے رہنے اور ہر اُس شخص کے ساتھ سمع وطاعت کا رویہ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں جسے اللہ تمھارا حکمران بنا دے، اگرچہ وہ کوئی نک کٹا حبشی ہی کیوں نہ ہو،[3] اِس لیے کہ بندۂ مومن اُس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کی ناک مہار سے ایسی دُکھ رہی ہو کہ اُس کو جہاں کھینچ لے جائیں، کھچتا چلا جائے۔[4] سو متنبہ رہو، تم میں سے جو بھی میرے بعد زندہ رہے گا، بڑے اختلافات دیکھے گا۔[5] اُس وقت لازم ہے کہ تم وہی طریقہ اختیار کرو جو دین شریعت پر عمل کے لیے میں نے اختیار کیا ہے[6] اور جو میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفاے راشدین اختیار کریں گے۔[7] تم اُس کو مضبوطی سے تھامنا اور دانتوں سے پکڑے رکھنا اور دین میں جو نئی باتیں نکالی جائیں،[8] اُن سے خبردار رہنا، اِس لیے کہ اِس طرح کی ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۔ یہ نہایت بلیغ تعبیر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اُس کی جو چیزیں مجمل ہیں یا لوگوں کے اجتہاد پر چھوڑ دی گئی ہیں، وہ بھی مبہم نہیں، بلکہ ایسی واضح ہیں کہ اُس کے اصول ومبادی میں بصیرت رکھنے والے اُن کو بھی مہ وآفتاب کی طرح روشن دیکھتے ہیں۔

۲۔ یعنی خدا کے اُس قانون کے مطابق ہلاکت مقدر ہو چکی ہو جو اُس نے لوگوں کی ہدایت وضلالت کے لیے مقرر کر رکھا ہے اور جس کے مطابق ہدایت صرف اُنھی کو ملتی ہے جو ہر طرح کے تعصبات سے بالاتر ہو کر علم وعقل کی روشنی میں فیصلے کرتے اور ہدایت کے سچے طالب ہوتے ہیں۔

۳۔ یہ اُسی حکم کی تاکید ہے جو قرآن مجید کی سورۂ نساء (۴) کی آیت ۵۹ میں 'اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ' کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔

۴۔ بندۂ مومن کے لیے یہ مہار خدا کا حکم اور اُس کے پیغمبر کی یہ نصیحت ہے کہ اپنے حکمرانوں کے ساتھ سمع وطاعت کا رویہ اختیار کرو، چاہے تم تنگی میں ہو یا آسانی میں اور چاہے یہ رضا ورغبت کے ساتھ ہو یا بے دلی کے ساتھ، اور اِس

کے باوجود کہ تم پر کسی کو ناحق ترجیح دی جائے۔ ملاحظہ ہو: صحیح مسلم، رقم ۱۷۰۹۔

۵۔ چنانچہ یہی ہوا اور یہ اختلافات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہوتے ہی سامنے آ گئے۔ اِن کی ابتدا اگرچہ سیاسی نوعیت کے بعض اختلافات سے ہوئی، مگر زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ اِنھوں نے مذہبی اختلافات کی صورت اختیار کر لی اور اُن سب فرقوں کی پیدایش کا باعث بن گئے جنھیں اب ہم شیعہ سنی اور خوارج وغیرہ ناموں سے جانتے ہیں۔

۶۔ اصل میں لفظ 'سُنَّة' آیا ہے اور جس سیاق وسباق میں آیا ہے، اُس سے واضح ہے کہ یہ یہاں بطور اصطلاح نہیں، بلکہ لغوی مفہوم میں استعمال ہوا ہے، یعنی وہ طریقہ اور طرزِ عمل جو برابر اختیار کیے رکھا جائے۔ یہاں اِس سے مراد وہ طرزِ عمل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حین حیات مسلمانوں کے اجتماعی معاملات سے متعلق دین وشریعت کی ہدایات پر عمل کے لیے اختیار فرمایا۔ پھر یہی نہیں، اِس طرح کے معاملات میں اِس خوبی کے ساتھ اُن کی قیادت بھی فرمائی کہ اُن کی جمعیت میں کسی موقع پر کوئی انتشار پیدا نہیں ہونے دیا۔ عبد اللہ بن ابی اور بعض دوسرے منافقین کی طرف سے اٹھائے جانے والے فتنوں، خاص کر واقعۂ افک کے موقع پر آپ کا طرزِ عمل اِس کی نمایاں مثالیں ہیں۔

۷۔ یعنی وہ لوگ اختیار کریں گے جو نظم اجتماعی کی اُس ذمہ داری کو ادا کرنے میں میرے جانشین بنیں گے جو اِس وقت میں نے اٹھا رکھی ہے۔ اِس سے، ظاہر ہے کہ وہ جلیل القدر صحابۂ کرام مراد ہوں گے جو آپ کے فوراً بعد اِس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لیے منتخب کیے گئے اور اجتماعی معاملات میں جن کا طرزِ عمل ٹھیک منہاج نبوت کے مطابق رہا۔ چنانچہ 'خلفاے راشدین' کی جو تعبیر اِس روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمائی ہے، وہی اب اُن کا تعارف ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی تاریخ میں اِس سے کون لوگ مراد لیے جاتے ہیں۔ اُن کا طرزِ عمل یہ تھا کہ اُن میں سے ہر ایک نے اپنے پیش رو کے ساتھ سمع وطاعت کا رویہ اختیار کیا اور اپنے زمانۂ حکومت میں دین کے محکمات کی اِس شان کے ساتھ حفاظت کی کہ ادنیٰ درجے میں بھی کوئی بدعت اُس میں راہ نہیں پا سکی۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس کا علم وحی کے ذریعے سے دیا گیا تھا۔ آپ نے اُن کے طرزِ عمل کی پیروی اختیار کرنے کی یہ ہدایت اِسی بنا پر فرمائی ہے۔ چنانچہ دین وشریعت کو ہر طرح کی آمیزش سے پاک رکھنے اور نظم اجتماعی کے معاملات میں اُن پر عمل کے لیے آپ کا اور آپ کے خلفاے راشدین کا یہی طرزِ عمل اب قیامت تک مسلمانوں کے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔

۸۔ یعنی ایسی بات نکالی جائے جس کا کوئی ذکر قرآن وسنت میں نہ ہوا ہو، مگر اُس صورت میں اور اُن حدود وشرائط

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کے ساتھ نہ ہو جو بعد میں کوئی شخص اُس سے متعلق کر دے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۷۱۴۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس واقعے کے راوی تنہا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ تعبیر کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۷۱۴۲، ۱۷۱۴۵، ۱۷۱۴۶، ۱۷۱۴۷۔ سنن دارمی، رقم ۹۶۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۲، ۴۳۔ سنن ابی داود، رقم ۴۶۰۷۔ سنن ترمذی، رقم ۲۶۷۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۶۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۶۱۷، ۶۱۹، ۶۲۲، ۶۲۳۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۴۳۷، ۶۹۷، ۷۸۶، ۱۳۷۹، ۲۰۱۷۔ مستدرک حاکم، رقم ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۲۰۳۳۸۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۷۱۰۹، ۷۱۱۰۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۱۷۱۴۲۔

۴۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۷۱۰۹۔

۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۔

۶۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۳۔

۷۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۷۱۰۹ میں یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں: 'فَمَنْ أَدْرَكَ ذَاكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ'' "چنانچہ تم میں سے جو شخص وہ زمانہ پائے، اُس پر لازم ہے کہ وہی طریقہ اختیار کرے جو دین و شریعت پر عمل کے لیے میں نے اختیار کیا ہے اور جو میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفاے راشدین اختیار کریں گے"۔

۸۔ مسند احمد، رقم ۱۷۱۴۵۔

المصادر والمراجع

ابن حبان أبو حاتم محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/ ١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط ٢. تحقيق:

شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حبان أبو حاتم محمد بن حبان البُستي. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين.** ط١. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعى.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤١٥هـ). **الإصابة في تمييز الصحابة.** ط١. تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود وعلي محمد معوض. بيروت: دار الكتب العلمية.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م). **تقريب التهذيب.** ط١. تحقيق: محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب.** ط١. بيروت: دار الفكر.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. د.ط. بيروت: دار المعرفة.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان.** ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د. م: دار البشائر الإسلامية.

ابن عدي أبو أحمد الجرجاني. (١٤١٨هـ/ ١٩٩٧م). **الكامل في ضعفاء الرجال.** ط١. تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود، وعلي محمد معوض. بيروت: دار الكتب العلمية.

ابن ماجه أبو عبد اللّٰه محمد القزوينى. (د. ت). **سنن ابن ماجه**. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. د. م: دار إحياء الكتب العربية.

أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني. (د.ت). **سنن أبي داود**. د.ط. تحقيق: محمد محيي الدين عبد الحميد. بيروت: المكتبة العصرية.

أحمد بن محمد بن حنبل أبو عبد اللّٰه الشيباني. (١٤٢١هـ / ٢٠٠١م). **المسند.** ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٤هـ/ ٢٠٠٣م). **السنن الكبرىٰ.** ط٣. تحقيق: محمد عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٣هـ/ ٢٠٠٣م). **شعب الإيمان**. ط١. تحقيق: الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد. الرياض: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع.

الترمذي أبو عيسىٰ محمد بن عيسىٰ. (١٣٩٥هـ/ ١٩٧٥م). **سنن الترمذي**. ط٢. تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهيم عطوة عوض. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفىٰ البابي الحلبي.

الحاكم أبو عبد الله محمد بن عبد الله النيسابوري. (١٤١١هـ/ ١٩٩٠م). **المستدرك على الصحيحين**. ط١. تحقيق: مصطفىٰ عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية.

الحميدي، أبو بكر عبد الله بن الزبير بن عيسىٰ القرشي الأسدي. (١٩٩٦م). **مسند الحميدي**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن سليم أسد الدَّارَانيّ. دمشق: دار السقا.

الدارمي، أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمٰن، التميمي. (١٤١٢هـ/ ٢٠٠٠م). **سنن الدارمي**. ط١. تحقيق: حسين سليم أسد الداراني. الرياض: دار المغني للنشر والتوزيع.

الذهبي شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/ ١٩٦٧م). **ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين**. ط٢. تحقيق: حماد بن محمد الأنصاري. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

الذهبي شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء**. ط٣. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

الذهبي شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/ ١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة**. ط١. تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية - مؤسسة علوم القرآن.

الذهبي شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٣٨٢هـ/ ١٩٦٣م). **ميزان الاعتدال في نقد الرجال**. ط١. تحقيق: علي محمد البجاوي. بيروت: دار المعرفة للطباعة والنشر.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/ ١٩٨٤م). **مسند الشاميين**.
ط١. تحقيق: حمدي بن عبدالمجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (د. ت). **المعجم الأوسط**. د.ط. تحقيق:
طارق بن عوض اللّٰه بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. القاهرة:
دار الحرمين.

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (د. ت). **المعجم الكبير**. ط٢. تحقيق:
حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.

المزي أبو الحجاج يوسف بن عبد الرحمٰن القضاعي، الكلبي. (١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠م).
تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ط١. تحقيق: دكتور بشار عواد معروف.
بيروت: مؤسسة الرسالة.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com